۵۔ پاکستان چین کیلئے کیوں اہم ہے؟

6۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجئے:

ا۔ سارک کا پاکستان کی سیاست اور اقتصادیات کے اثرات پر بحث کریں؟

۲۔ ای سی او کا پاکستان کی سیاست اور اقتصادیات پر اثرات کیا ہیں۔ تفصیل سے بیان کریں؟

۳۔ پاکستان کے آزاد تجارتی معاہدات کا پاکستان کی سیاست اثرات بیان کریں؟

۴۔ پاکستان کا ایران، چین اور بھارت سے سیاسی تعلقات اور اسکے اقتصادی اثرات پر بحث کریں؟

عملی سرگرمیاں:

سرگرمی نمبر ۱۔ پاک بھارت کے دوستانہ تعلقات کی اہمیت پر ایک تقریری مقابلہ کریں۔

سرگرمی نمبر ۲۔ پاکستان کا دیگر ممالک کے ساتھ معاشی تعلقات پر سوال و جواب کی نشست کا اہتمام کریں۔

سرگرمی نمبر ۳۔ مسلہ کشمیر پر کلاس میں ایک مباحثہ منعقد کریں۔

NOT FOR SALE

باب ۵

تضاد اور تضاد کا حل

(Conflict and Conflict Resolution)

تدریسی مقاصد:

اِس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

ا۔ لفظ تضاد کی تعریف کر سکیں۔

۲۔ تضاد (تفریق، اِمتیاز، سٹیریو ٹائپ و ثقافتی اِختلاف) کے اسباب کی شناخت کر سکیں۔

۳۔ اُن لوگوں کی حالت اور مفادات کی نشاندہی کر سکیں جو تضاد میں ملوث ہوں۔

۴۔ ذاتی، مقامی، قومی اور عالمی سطح پر تضادات میں شدت کی وجوہات کا تجزیہ کر سکیں

۵۔ تضاد کے حل کی تعریف کر سکیں۔

۶۔ مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اتفاقِ رائے کی تعریف کر سکیں۔

۷۔ تضادات کے حل کے انداز کی پہچان کر سکیں۔

۸۔ قانون سازی، عدالتی فیصلوں، مصالحت، گفت و شنید اور مواصلات وغیرہ کے ذریعے تضادات حل کرنے کے طریقوں کو بیان کر سکیں۔

۹۔ پاکستانی معاشرہ میں اہم تضادات کی نشاندہی کر سکیں۔

NOT FOR SALE

شناخت کرسکیں۔

۱۰۔ قومی سطح پر تضادات کے وجوہات کی شناخت کرسکیں۔

۱۱۔ گروہی تضادات کو تشدد کے ذریعے حل کرنے کے نتائج کی نشاندہی کرسکیں۔

۱۲۔ یہ بیان کرسکیں کہ قومی سطح پر تضادات کو کیسے دیکھا گیا۔

۱۳۔ باہمی مل جل کر اور سودابازی کے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی تضادات کو حل کرنے کیلئے حکمت عملیوں کی تجاویز دے سکیں۔

تضاد اور تضاد میں شدت
(Conflict and conflict escalation)

تضاد کی تعریف

تضاد مخالف قوتوں کے درمیان جنگ کا نام ہے۔ لوگوں، نظریات اور اُصولوں کے درمیان اِختلاف کو تضاد کہا جاتا ہے۔ یہ ناموافق یا متضاد خواہشات، ضروریات اور رُجحانات وغیرہ کے درمیان ایک لاشعوری اور نفسیاتی کشمکش کا نام ہے۔ پاکستان میں جدید اور روایتی سوچ، سیاسی نظریات، مذہبی عقائد اور تعلیم یافتہ اور ناخواندہ وغیرہ کے درمیان اختلاف کا نام تضاد ہے۔

تضاد میں شدت کی وجوہات (Causes of Conflict escalation)

تضاد میں شدت کی اہم وجوہات میں درج ذیل بہت اہم ہیں:

۱۔ تنوّع (Diversity)

تنوّع تضاد کا ایک اہم سبب ہے۔ تنوّع یا تفریق کسی گروہ، معاشرہ یا اِدارہ میں نسلی، سماجی بشمول معاشی اقسام وغیرہ کا نام ہے۔ اِسکا مطلب ہے یا

NOT FOR SALE

جنس کی بنیاد پر فرق وغیرہ۔ وہ معاشرہ تنوّعی یا تفریقی معاشرہ کہلاتا ہے جو مختلف نسلوں، زبانوں، ثقافتوں اور معاشی طبقات وغیرہ کا مجموعہ ہوتا ہے۔ متنوّع معاشروں میں امن وامان کے فقدان کا زیادہ اِمکان ہوتا ہے۔ یہاں سماجی رشتے مستحکم نہیں ہوتے؛ برداشت اور قبولیت کی کمی ہوتی ہے؛ باہمی تعاون، ایثار اور قربانی کا فقدان ہوتا ہے اور سماجی و ثقافتی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں ایسے معاشروں میں گروہی مفادات کو فوقیت حاصل ہوتی ہے اور یہاں تضاد کے اِمکانات روشن ہوتے ہیں۔ تنوّع کی وجہ سے اِنسان باہمی ٹکراؤ میں مصروف ہوتے ہیں اور گروہی مفادات کے حصول میں یا تو کامیاب ہوجاتے ہیں یا پھر مٹ جاتے ہیں۔

۲۔ اِمتیاز (Discrimination)

افراد، اِداروں، گروہوں، نسلوں اور ریاستوں کے درمیان اِمتیازات بھی تضاد کا سبب بن جاتے ہیں۔ جب کسی کے ساتھ اِمتیازی برتاؤ کیا جاتا ہے تو اِس سے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ افراد اور اِن کے گروہوں کے درمیان خلیج پیدا ہوتی ہے۔ کثیرالنسلی اور کثیر مذہبی ریاستوں میں اِمتیازات روا رکھے جاتے ہیں اور ایسے معاشروں میں ٹکراؤ کا عمل جاری وساری رہتا ہے۔ اقتصادی طبقات بھی اِن اِمتیازات کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا میں اِن معاشی طبقات کے درمیان طبقاتی جنگ کی وجہ سے خوف ناک اِنقلابات رونما ہوئے ہیں۔ اِمتیاز اِس لئے روا رکھا جاتا ہے کہ ایک خاص طبقہ دوسرے پر غالب ہو اور اُن کے مفادات محفوظ ہوں۔

۳۔ لکیر کا فقیر (Stereotype)

سٹیریوٹائپ کا پہلا مطلب لکیر کا فقیر ہونا ہے جیسا کہ جم ایڈوانس ڈکشنری نے بیان کیا ہے۔ اِس سے مراد وہ فرد یا گروہ جو لکیر کا فقیر ہو اور کسی بھی قسم کی تبدیلی یا سماجی تغیر کا مخالف ہو۔ ایسے لوگ غیر لچکدار اور سخت سوچ کے لوگ ہوتے ہیں اور ملکی ترقی میں اِن کا کوئی خاص حصہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اور گروہ ایک ہی ڈگر پر چلتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی روایات پسند سوچ جدید اور ترقی پسند سوچ کے ساتھ متصادم ہوتی ہے تو تضاد جنم

NOT FOR SALE

اختلاف تضاد کا باعث بن جاتا ہے۔
لیتا ہے۔ دراصل یہاں قدیم اور جدید سوچ میں
ایڈوانس آکسفورڈ ڈکشنری اور انسائیکلوپیڈیا انکار نے کسی کی اصلیت کو مسخ شدہ اور حقائق
کے برعکس درجے تک کم کرنا سٹیریوٹائپ بیان کیا ہے۔ مثلاً ایک مخصوص نسلی گروہ کو بے کار، بے وقوف، بددیانت اور پُرتشدد وغیرہ کے طور پر پیش کیا جائے جبکہ اصل میں وہ گروہ ایسا نہ ہو۔ بعض اہم افراد، اداروں اور گروہوں کو اُن کی حیثیت سے کم بیان کیا جاتا ہے تاکہ اُن کی قیمت پر اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جائے۔ یہ ایک انتہائی غیر انسانی سرگرمی ہے جو تضاد کا باعث بنتی ہے۔

۳۔ ثقافتی تضاد (Cultural Conflicts)

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ ثقافتوں کے درمیان بھی تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ کسی ایک ہی ملک میں جب کئی ثقافتیں موجود ہوں تو وہاں تضاد کا عمل جاری وساری رہتا ہے۔ ثقافتوں اور تہذیبوں کے درمیان تصادم ایک فطری امر ہے۔ آج کل مسلمان دُنیا مغربی ثقافت کی یلغار کی زد میں ہے۔ کمزور ثقافتیں مضبوط ثقافتوں کی زد میں آتی ہیں۔ اس طرح ثقافتی نفوذ کا عمل جاری رہتا ہے۔ مضبوط ثقافتیں کمزور ثقافتوں پر حکمرانی کرتی ہیں اور اپنے مفادات ونظریات کا تحفظ کرتی ہیں۔

تضاد میں حصہ داروں کے مفادات اور حالت
(The Interests and Conditions of Those Involved in Conflicts)

ہر جنگ، لڑائی، تصادم اور تضاد کے پس منظر میں ملوث لوگوں، اداروں اور ممالک وغیرہ کے مخصوص مفادات ہوتے ہیں۔ یہی مفادات جب غیر پُرامن اور پُرتشدد انداز میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو تضاد وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر تضاد کے ملوثین کی حالت اور مفادات کچھ یوں ہوتے ہیں:

۱۔ فریقین حالتِ جنگ میں ہوتے ہیں اور مفادات حاصل کرنے کیلئے اکثر غیر انسانی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی راستے اختیار کیے جاتے ہیں۔ طاقت کے ذریعے اپنی بات منوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ضروری

NOT FOR SALE

نہیں کہ اس جنگ میں فتح حق بجانب فریق کی ہو۔ ایک گروہ کے مفادات کیلئے دوسرے کو کچلا جاتا ہے یہاں تک کہ حیوانی حربے بھی بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ ایسا کرنا انسانیت کا شیوہ نہیں۔

۲۔ جنگ اور تصادم کا راستہ اختیار کرکے ملوث لوگ، گروہ یا اقوام اپنی توجہ اندرونی ترقی سے ہٹا دیتے ہیں جو زوال کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ باہمی طور پر برسرِ پیکار قوتیں اپنی صلاحیتوں اور طاقت کا منفی استعمال کرتی ہیں۔ ایک مقام ایسا بھی آتا ہے کہ آخرکار متضاد فریقین تضاد کی وجوہات کو پرامن انداز میں حل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن تباہی اور بربادی کے بعد۔

۳۔ فریقین مفادات حاصل کرنے کیلئے خود اپنے آپ اور آئندہ نسلوں کیلئے غیر یقینی اور غیر محفوظ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ بھاری قیمت ادا کرنے کے باوجود بھی مفادات حاصل نہیں کیے جاسکتے۔

۴۔ تضاد کا راستہ اختیار کرنے سے فریقین معاشرتی، معاشی اور ثقافتی نقصانات کا سامنا کرتے ہیں جس سے معیارِ زندگی گر جاتا ہے۔

۵۔ تضاد میں ملوث ہونے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ تضاد یا جنگ ایک میوہ دار درخت کو پتھر پھینکنے کی طرح ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے اکثر تضادات محض اسی وجہ سے پیدا کیے جاتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ حاصل ہو۔

۶۔ عام طور پر مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے کہ فریقین کے درمیان تضاد کا اہم سبب معاشی مفادات ہوتے ہیں۔ ملکیت پر تنازعہ، قرضوں، قیمتوں، پیداوار، خرید وفروخت پر تنازعہ، طبقاتی نظام، جاگیردارانہ نظام، غربت اور وسائل پر تضاد وغیرہ۔ اسے معاشی تضاد بھی کہا جاسکتا ہے۔

۷۔ نظریات میں اختلاف کی وجہ سے بھی تضادات پیدا ہوتے ہیں۔ ہر ایک فریق کا مفاد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے پر اپنی رائے، عقیدہ اور نظریہ کو زبردستی ٹھونسا جائے۔ لہٰذا ملوثین اپنے نظریات کی ترویج کیلئے پُرتشدد یا تضاداتی راستہ اختیار کرتے ہیں۔

۸۔ اکثر اوقات تضادات کے پیچھے اہم کارفرما عوامل لسانی اور نسلی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ فریقین اپنے اپنے

NOT FOR SALE

لسانی و نسلی گروہوں کے مخصوص مفادات کیلئے تضاد کے راستے کا چناؤ کرتے ہیں۔ یہ مفادات معاشی، سیاسی، ثقافتی یا معاشرتی نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔

۹۔ سیاسی برتری اور اجارہ داری حاصل کرنا بھی فریقین کے مقاصد ہو سکتے ہیں۔ ٹکراؤ، تشدد، تصادم، اختلاف برائے اختلاف، منفی تنقید اور غیر صحت مند سیاسی ثقافت اس قسم کی تضاد کے انداز ہیں۔ سیاسی نظریات کی بالادستی، حکومت کا حصول، انتقامی سیاست اور حزبِ اختلاف وغیرہ تضاداتی سیاست کے مقاصد ہوتے ہیں۔

۱۰۔ ترقی پذیر اور پسماندہ معاشروں میں تضاد کے ذریعے مذہبی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انتہا پسندانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مذہبی عقائد کی بزورِ شمشیر بالادستی و فوقیت حاصل کرنا فریقین کے مفادات ہو سکتے ہیں۔

۱۱۔ بعض فریقین کا خیال ہوتا ہے کہ پرامن اور قانونی راستوں سے مفادات کا حصول ممکن نہیں کیونکہ اُن کے موقف قانونی طور پر کمزور ہوتے ہیں اسلئے وہ ان مقاصد و مفادات کو حاصل کرنے کیلئے ناجائز راستہ اپنا لیتے ہیں جو تضاد کا راستہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ اقوام کے درمیان تضادات کے پیچھے قومی مفادات کارفرما ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر معاشی، دفاعی اور سیاسی مفادات، قومی و علاقائی سالمیت، شہریوں کی بیرونِ ملک تحفظ، مذہبی مسائل، معاہدات و سفارتی رعایتوں سے متعلق مفادات وغیرہ۔

تضاد کے پھیلاؤ کی وجوہات کا تجزیہ (ذاتی، مقامی، قومی اور بین الاقوامی)

(Analysis of Causes of Conflict Escalation at Personal, Local, National and International Level)

تضاد اور ٹکراؤ کے وجوہات کا تجزیہ کرکے ہم درجہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں:

NOT FOR SALE

۱۔ ذاتی (Personal)

قدرت نے انسان کو فطری طور پر ایسا تخلیق کیا ہوا ہے کہ ہر ایک کی اپنی سوچ، فکر، انداز، نظریہ اور پسند اور ناپسند ہوتی ہے۔ اِس لئے ان میں تضاد کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں افراد کے درمیان تضاد، اِختلاف اور لڑائی وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ قدرت نے اِنسان میں صبر اور برداشت کی صلاحیت بھی پیدا کی ہے۔ اِختلافی سوچ اور فکر کی آزادی ہر ایک کا حق ہے لیکن اسے ٹکراؤ کی حد تک پہنچانا بُری بات ہے۔ افراد کے درمیان وسائل کی تقسیم، عزت و ناموس، تفرقہ اور اِمتیازات کی وجہ سے تصادم پیدا ہونے کے واضح اِمکانات موجود ہوتے ہیں۔

۲۔ مقامی (Local)

جب کہیں اِنفرادی سوچوں، افکار اور نظریات وغیرہ میں اختلاف پیدا ہوتی ہے تو گروہی یا علاقائی شکل اختیار کرتی ہے اور مسئلہ شدت اِختیار کرتا ہے۔ اِس طرح گروہی ٹکراؤ کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں۔ جب یہ گروہ غیر لچکدار طریقے اپناتے ہیں تو تشدد جنم لیتا ہے۔ ہم اپنے ماحول میں اس قسم کے گروہ دیکھتے بھی ہیں اور کہیں کہیں ہم خود بھی کسی گروہ کا حصہ ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں، فشاری گروہ، مفاداتی گروہ، مذہبی گروہ، لسانی گروہ، معاشی گروہ، معاشرتی گروہ اور نسلی گروہ وغیرہ زندہ مثالیں ہیں۔ علاقوں کے درمیان تصادم، قبائل کے درمیان تصادم اور نسلوں کے درمیان تضاد مقامی تصادم کی مثالیں ہیں۔

۳۔ قومی (National)

قومی سطح پر بھی تصادم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کے اہم اسباب میں نسلی، گروہی، فرقہ وارنہ، مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی طبقاتی نظام اہمیت کے حامل ہیں۔ رواداری کا فقدان، قومی سوچ کی کمی، علاقائیت کی ترقی، تعلیم کی کمی، ایک مضبوط دستور کا فقدان اور غربت وغیرہ ان اسباب کو ہوا دیتے ہیں۔ خانہ جنگی، سیاسی افراتفری اور معاشی بدحالی ایسی اقوام کا مقدر ہوتی ہیں۔

NOT FOR SALE

۳۔ عالمی (International)

ریاستوں کے درمیان تصادم یا ٹکراؤ کے پیچھے اُن کے قومی مفادات ہوتے ہیں۔ ریاستیں قومی سلامتی، علاقائی سالمیت، دفاع، اقتصادی ترقی، شہریوں کی بیرونِ ملک تحفظ، بین الاقوامی بالادستی اور سفارتی رعایتوں وغیرہ کیلئے متصادم ہوتی ہیں۔ اگر عالمی جنگوں کی وجوہات کا تجزیہ کیا جائے تو یہی وجوہات سامنے آتی ہیں۔ ریاستوں کے درمیان جنگیں انہی مفادات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

تضاد کا حل
(Conflict Resolution)

پُرامن طریقوں سے مسائل حل کر کے ٹکراؤ اور تصادم کی بیخ کنی کرنا تضادات کا حل کہلاتا ہے۔ تضاد یا اختلاف کے حل کے مروجہ طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ گفت و شنید (Negotiations)

جب فریقین پُرامن انداز میں مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے مسئلے کے حل کی طرف پہنچیں تو یہ گفت و شنید ہے۔ اس حالت میں کوئی تیسرا فریق گفت و شنید میں شامل نہیں ہوتا بلکہ دونوں فریقین خود مذاکرات کی میز پر بیٹھ جاتے ہیں اور مسائل کے حل کیلئے پرامن راستے تلاش کرتے ہیں۔ جیسا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔

۲۔ ثالثی (Mediation)

اس میں اکثر کوئی تیسرا غیر جانبدار فریق دونوں فریقین کو بات چیت کیلئے تیار کرتا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ یہ تیسرا فریق بات چیت میں حصہ لے یا نہ لے لیکن عموماً تیسرا غیر جانبدار فریق مذاکرات میں شامل ہوتا ہے اور فریقین کو کسی متفقہ لائحہ عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاک بھارت، تاشقند، مذاکرات میں روس نے ثالثی کا کردار ادا کیا تھا۔

NOT FOR SALE

۳۔ راضی نامہ (Agreement)

اس طریقہ میں مسئلہ فریقین کی رضامندی سے ایک غیر جانبدار کمیشن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فریقین یہ فیصلہ قبول کرتے ہیں۔ کمیشن پر دونوں فریقین کا متفق ہونا لازمی ہوتا ہے اور کمیشن یا کمیٹی غیر جانبداری کے ساتھ حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے۔

۴۔ تفتیش (Enquiry)

اس میں غیر جانبدار تفتیش کے ذریعے مسئلے کی تہہ تک پہنچا جاتا ہے اور حقائق معلوم کئے جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں پُرامن گفت و شنید کیلئے راستہ ہموار کیا جاتا ہے۔

۵۔ نیم عدالتی طریقہ (Arbitration)

نیم عدالتی طریقہ میں ایک تیسرا فریق دونوں فریقین کی رضامندی سے قانونی انداز میں قانونی طریقہ سے مسائل کا حل تلاش کرتا ہے۔ اس میں غیر جانبدار فریق ایوارڈ پیش کرتا ہے۔ فریقین اسے قبول کرنے یا نہ کرنے میں آزاد ہوتے ہیں۔

۶۔ عدالتی طریقہ (Judicial)

اس طریقہ میں دونوں فریقین عدالت جا کر عدالتی فیصلہ کے ذریعہ مسائل کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مسائل کی حل کیلئے عدالتیں موجود ہوتی ہیں۔

۷۔ اتفاقِ رائے (Consensus)

مسائل و تصادم کی پُرامن حل کیلئے فریقین کا مخلص اور پرعزم ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ جب فریقین کو جنگ کی تباہ کاریوں کا احساس ہو تو اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ اتفاقِ رائے اور پُرامن انداز سے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔

۸۔ مل کر کام کرنا (Collaboration)

جب فریقین یہ ارادہ کریں کہ ہر حالت میں مل کر کام کیا جائے گا اور مایوسی سے کام نہیں لیا جائے گا تو مسائل

NOT FOR SALE

کی تہہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جنگ سے کبھی بھی مسائل حل نہیں ہوتے اور بالآخر مذاکرات اور مل کر کام کرنے کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

۹۔ قانون سازی (Legislation)

مسائل اور ٹکراؤ کو روکنے کیلئے قانون سازی کی جاتی ہے۔ قانون دراصل اُن اسباب کا سدِ باب کرتا ہے جو اختلاف کی وجہ بن سکتے ہیں۔ اس لئے مسائل کے حل کیلئے سب سے اہم ہتھیار موثر قانون سازی ہے۔

10۔ ذرائع ابلاغ (Media)

ذرائع ابلاغ کے ذریعے افراد، گروہوں اور ریاستوں کے درمیان رواداری، برداشت اور قبولیت کو پھیلایا جاتا ہے اور لوگ پرامن راستے اختیار کرتے ہیں۔

پاکستان میں قومی سطح پر اہم تضادات کی نشاندہی اور ان کا حل
Identification of Important Conflict at National Level in Pakistan and its Solution

پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کی عظیم قربانی کا نتیجہ ہے پاکستان کے قیام کا مقصد ایک ایسی اسلامی ریاست کی تشکیل تھا جہاں لوگ باہمی اخوت، ہمدردی، تعاون اور محبت کے جذبوں سے سرشار ہوں جہاں اسلام کے عادلانہ نظام کا احیاء ہوگا۔ انصاف کا بول بالا ہوگا ہر قسم کے استحصال سے پاک معاشرہ قائم کیا جائے گا جہالت اور غربت و افلاس کا خاتمہ کیا جائے گا۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے ان اصولوں پر عمل پیرا ہوں جو اسلام نے قومی وحدت اور اتحاد کیلئے بنائے ہیں قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو" تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک اسلامی ریاست میں رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر کسی کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں قرآن پاک کا ارشاد ہے اللہ کے مقرب بندے وہ ہیں جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں خاندان اور قبیلے صرف شناخت کیلئے پیدا کیے گئے ہیں۔

NOT FOR SALE

تحریک آزادی کے وقت ہندوستان کے مسلمان باہمی ہم آہنگی، اتحاد، یگانگت اور تعاون و ہمدردی کے جذبے سے سرشار تھے لیکن ہم اس عظیم جذبے کے تحفظ کرنے میں بُری طرح ناکام رہے قومی وحدت کے راستے میں کچھ تضادات اور رکاوٹیں موجود ہیں اِن میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

1۔ کثیر نسلی معاشرہ:۔ پاکستان ایک کثیر نسلی معاشرہ ہے اس میں مختلف قومیتیں آباد ہیں قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک ان قومیتوں کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔ نوجوانوں کو یہ بات ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہے کہ ہماری قومیت ایک ہے اور یہ کہ اس کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔

2۔ علاقائی ثقافتیں:۔ اس وقت ملک میں علاقائیت کا رجحان پایا جاتا ہے بعض مفاد پرست عناصر علاقائی ثقافتوں اور علاقائی مفادات کے امین اور علمبردار بننے کے دعووں میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ ثقافت کی آڑ میں اسلامی قدروں کی تضحیک اور مذاق کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں اُن کے اس طرزِ عمل سے قومی اور اسلامی تشخص کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

3۔ صوبائی تعصب:۔ بعض سیاستدان اپنی سیاست چمکانے کی خاطر ایک صوبے کے لوگوں کو دوسرے صوبے کے لوگوں کا حریف بنا کر پیش کر رہے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے حقوق دوسرے لوگوں نے غصب کیے ہیں ان کا یہ طرزِ عمل قومی سطح پر تضاد کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔

4۔ معاشی مسائل:۔ اِس وقت ملک میں غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے بے چینی اور تضاد کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ایسا عادلانہ نظام قائم کیا جائے کہ ملک میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہو اس سے قومی سوچ اور قومی وحدت کے شعور کو جلا ملے گی۔

5۔ اخلاق قدروں کا فقدان:۔ مغرب کی ثقافتی یلغار نے نوجوان نسل پر بُرے اثرات ڈالے ہیں ملک میں فحاشی، عریانی اور بے راہ روی کا ایسا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ اخلاقی قدریں اس طوفان کے سامنے مفقود ہوتی نظر آتی ہیں۔

NOT FOR SALE

6۔ اسلام سے دوری اور مادہ پرستی:۔ اسلامی تعلیمات سے دوری اور سیکولر نظام نے اِس ملک میں جڑیں مضبوط
کی ہیں سیکولر نظام مادہ پرستی کے زیادہ قریب ہے۔ اس نے لوگوں میں مادہ پرستی کے رجحان کو تقویت دی ہے
مادہ پرستی کا بڑھتا ہوا رجحان قومی سطح پر تضاد پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

7۔ سیاسی و جمہوری ثقافت کا فقدان:۔ پاکستان میں معیاری سیاسی اور جمہوری ثقافت کا فقدان ہے جس سے
سیاسی عمل میں تضاد پیدا ہوتا رہتا ہے ایک بہترین، پائیدار اور مستحکم سیاسی نظام اور وحدت کیلئے مثبت سیاسی
اور جمہوری ثقافت کی ضرورت ہوتی ہے۔

8۔ بین الاقوامی وجوہات:۔ پاکستان میں تضاد اور تصادم کے اہم اسباب میں بین الاقوامی ہاتھ شامل ہے
عالمی طاقتیں اپنے مفادات کیلئے مختلف عناصر کی پشت پناہی کرتی ہے جس سے تضاد کو ہوا ملتی ہے۔

9۔ غیر سنجیدہ رویے:۔ پاکستان میں تضاد اور تصادم کی صورت حال کو سنجیدگی سے نہیں دیکھا گیا ہر حکومت کی
خواہش ہوتی ہے کہ اس کا دورانیہ خیر سے گزر جائے کسی حکومت نے سنجیدگی سے ملک سے تضاد اور تصادم کی
صورت حال کو ختم کرنے کیلئے ٹھوس اور مثبت اقدامات نہیں کیے۔

10۔ نامناسب دستوری نظام:۔ پاکستان جیسے کثیر الاقومی اور کثیر النسلی ریاست میں ایک معیاری اور مضبوط
وفاق کی ضرورت ہوتی ہے پاکستان میں وفاقی نظام تو رائج رہا لیکن مرکز کو زیادہ اختیارات حاصل رہے اور
صوبے کافی خود مختار نہیں ہیں جس سے تضاد اور تصادم جنم لے رہی ہے حال ہی میں 18 ویں آئینی ترمیم
کے ذریعے متعدد امور کے اختیارات صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں جس سے صوبوں کی احساس محرومیت ختم ہو
جائے گی اور وفاق مضبوط ہوگا۔

11۔ سیاسی جماعتوں کی مایوس کن کارکردگی:۔ جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی
ہے اور بدقسمتی سے اکثر سیاسی جماعتیں قومی مفادات اور امن کو فروغ دینے کے بجائے ذاتی مفادات کے
حصول کیلئے تضاد، ٹکراؤ اور باہمی اختلافات کا سبب بنیں جماعتوں کے درمیان اختلافات اور اقتدار کی رسہ
کشی نے عوام کو دشمنانہ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

NOT FOR SALE

12۔ میڈیا اور تعلیمی اداروں کے بے حسی:۔ ذرائع ابلاغ، تعلیمی ادارے اور مذہبی ادارے تضاد اور تصادم کے ختم
کرنے یا کم کرنے میں فعال کردار ادا نہیں کر رہے ہیں بدقسمتی سے میڈیا کا کردار مثبت نہیں رہا میڈیا نے
اپنے طرزِ عمل سے ملک کو مزید تضاد اور ٹکراؤ کا شکار بنایا تعلیمی اداروں کی ابتر صورت حال اور مغربی ثقافتی
یلغار نے نئی نسل کو برباد کر دیا۔

تشدد کے ذریعے تضادات حل کرنے کے نتائج
(Results of Solving Conflicts Through Violence)

۱۔ وسائل کی بربادی اور انسانی ضیاع (Destruction of Resources)

تشدد اور جنگ سے اچھے نتائج کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ جنگ میں انسانی ضیاع کے ساتھ ساتھ وسائل اور
املاک تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ ختم ہو جاتے ہیں، کئی بے گھر اور معذور ہو جاتے ہیں۔ بدامنی ہر
حالت میں انسانی جان و مال کیلئے خطرناک ہے۔

۲۔ حکومت کی توجہ (Government's Attention)

جب تشدد کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے تو حکومت کی توجہ امن کے قیام پر مرکوز ہو جاتی ہے۔
اس طرح ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ امن و امان کا قیام حکومت کی پہلی ترجیح بن جاتی ہے اور ترقیاتی عمل رُک جاتا
ہے۔ سیاسی نظام بُری طرح متاثر ہوتا ہے۔ حکومتی پارٹی کی سیاسی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے اور اُنکا سیاسی مستقبل
خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

۳۔ معاشی و سیاسی عدم استحکام (Economic and Political Instabilities)

جہاں کہیں بھی انسانی سماج میں ٹکراؤ اور تصادم موجود ہو تو اس کا منطقی انجام خراب معاشی و سیاسی صورتِ حال ہوتی ہے۔ جب مسائل کو تشدد کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے تو بے یقینی کی صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے اور ملک کو اقتصادی اور سیاسی بدحالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۴۔ عالمی سطح پر بدنامی (International Defamation)

جب کسی ملک میں تضاد کے حل کے لیے پرتشدد راستہ اختیار کیا جاتا ہے تو حالات وقتی طور پر قابو میں لائے جاتے ہیں مگر ایسی صورت حال کو دنیا اچھی نظروں سے نہیں دیکھتی۔ یہ حالت عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کا سبب بنتی ہے۔ ایسے ممالک کی عالمی برادری میں قدر نہیں کی جاتی اور ریاستیں ایسے ممالک سے تعلقات بھی قائم میں دلچسپی نہیں لیتیں۔ عالمی سطح پر ایسے ممالک کی آواز میں وزن نہیں رہتا۔

قومی سطح پر تضاد کے حل میں حکومتی اقدامات
(Steps of Government to Resolve Conflict at National Level)

دیگر کئی وجوہات کے علاوہ پاکستان میں عالمی سازشیوں نے تصادم، ٹکراؤ اور تضادات کو ہوا دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایسے سازشیوں نے اس ملک میں بدامنی اور ٹکراؤ کو خوب ہوا دی۔ ایسے گروہوں کو سہارا دیا گیا جو اس ملک کی وحدت کے خلاف مصروفِ عمل ہیں۔ ایسی سرگرمیاں ہو رہی ہیں جو ظاہراً تو اچھی ہیں لیکن دراصل وہ نامحسوس طریقے سے ہماری جڑیں کھوکھلی کرنے کے درپے ہیں۔ پاکستان میں غربت، بے روزگاری، مہنگائی، فرقہ پرستی، روایت پسندی اور جاہلیت وغیرہ کو توجہ نہیں دی گئی۔ یہ چیزیں بھی کسی نہ کسی حوالے سے خطرے کا سبب بنتی ہیں۔

پاکستان میں مل کر کام کرنے اور سودا بازی کے ذریعے قومی تضادات حل کرنے کی سوچ پیدا ہو رہی ہے۔ شاید سیاسی قیادت کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ ایک پائیدار، خوشحال، مستحکم اور متحد پاکستان کیلئے اب مل کر کام کرنے

NOT FOR SALE

کی اشد ضرورت ہے۔ حکومت نے اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کیلئے کئی اقدامات اُٹھائے جن میں اہم درجہ ذیل ہیں:

۱۔ وفاقی انتظامیہ میں ہر نسل اور علاقے کو نمائندگی دینے کی کوشش کی گئی جس سے چھوٹی قومیتوں کے احساسِ محرومیت میں نمایاں کمی ہوئی۔

۲۔ صوبوں کو خودمختاری دینے اور مرکز کے اختیارات کم کرنے کیلئے دستور ۱۹۷۳ء میں مزید ترمیم کر کے صوبوں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ متصلہ اُمور کی فہرست کو ختم کر دیا گیا اس طرح صوبوں کی باقی ماندہ اختیارات میں اضافہ ہوا۔ صوبوں کی مرکزی ملازمتوں میں حصہ اور کوٹہ پر نظرِ ثانی کی گئی۔ صوبائی اسمبلیوں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کا ہر مہینہ اسلام آباد میں اجلاس ہوتا ہے اور اس کونسل کیلئے اسلام آباد میں ایک دفتر قائم کیا گیا۔

۳۔ صوبوں اور مرکز اور صوبوں کے مابین تصادم اور تنازعات ختم کرنے کیلئے سینٹ کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔

۴۔ مسلمانوں اور اقلیتوں کو مساویانہ حیثیت دینے کیلئے سینٹ میں اقلیتوں کی نمائندگی کیلئے چار نشستوں کا اضافہ کیا گیا۔

۵۔ ساتویں مالیاتی ایوارڈ میں مرکز کا حصہ کم کر کے صوبوں کا حصہ بڑھایا گیا۔ چھوٹے صوبوں کے حصے میں کافی اضافہ کیا گیا۔ صدر پاکستان نے بذاتِ خود ماضی کی حکومتوں کی طرف سے بلوچستان کے ساتھ کی گئی زیادتیوں پر معافی مانگی۔

۶۔ بلوچستان میں احساسِ محرومیت کو ختم کرنے کیلئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔ وہاں فوجی اثر رسوخ کم کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ بلوچ قیادت کے خلاف مقدمات واپس لینے کیلئے بھی کوششیں جاری ہیں۔ حال ہی میں بلوچستان کی محرومی کم کرنے کیلئے سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ بلوچستان کو دیا گیا۔

NOT FOR SALE

٦۔ پاکستان میں شیعہ سنی اختلافات، مذہبی اور لادینی نظریات کے درمیان توازن قائم کرنے اور دیگر مذہبی تصادم کو ختم یا کم کرنے کیلئے حکومت میڈیا، مدرسہ اصلاحات اور نصاب وغیرہ کے ذریعے انتہا پسندانہ رجحانات کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ سیاسی کلچر میں برداشت، قبولیت اور رواداری کو بھی فروغ دے۔

۷۔ پاکستان کی معیشت میں کراچی کا کلیدی کردار ہے۔ یہاں پاکستان کے مختلف لسانی و نسلی گروہ آباد ہیں۔ بدقسمتی سے یہاں لسانی گروہوں کے درمیان تضادات پائے جاتے ہیں۔ اس سے کراچی کی امن تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان تضادات کے خاتمہ کیلئے حکومت متعلقہ فریقین کی مشاورت سے کاروائی کرتی رہی ہے۔ کراچی میں نمائندگی رکھنے والی سیاسی جماعتوں کی خواہش ہے کہ کراچی میں قیام امن اور تضادات کے خاتمہ کیلئے بلاتفریق فوجی آپریشن کیا جائے۔

۸۔ پاکستان میں مرد و خواتین کے درمیان فرق بھی ایک اہم تنازعہ رہا ہے۔ اس جنسی تضاد کو کم کرنے کیلئے پاکستان کی قومی اسمبلی میں خواتین کو ساٹھ (60) خصوصی نشستیں دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں حقوق نسواں کو یقینی بنانے کیلئے قانون سازی بھی ہوتی رہی ہے۔

۹۔ پاکستان کی چھوٹی قومیتوں کی احساس محرومیت کم کرنے کیلئے ملک میں دیگر صوبوں کے قیام کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔

NOT FOR SALE

مل کر کام کرنے، تصفیہ اور اتفاق رائے سے پاکستان میں قومی تضادات کے حل کیلئے حکمت عملی

(Strategies to Resolve Conflicts at National Level in Pakistan Using the Processes of Collaboration, Compromise and Consensus)

اس سے پہلے کہ حکمت عملی پر بات کی جائے یہ ضروری ہے کہ مل کر کام کرنے، تصفیہ اور اتفاقِ رائے کو سمجھا جاسکے۔

۱۔ مل کر کام کرنا (Colaboration)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقصد کے حصول کے لئے مل کر کام کیا جائے۔ یہ ایک ایسے عمل کا نام ہے جس میں مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کیلئے دو یا دو سے زیادہ افراد یا ادارے مشترکہ طور پر کام کریں۔ یہ ایک اجتماعی عزم ہے کہ ایک مشترکہ مقصد تک پہنچا جائے۔ اس عمل میں عام طور پر علم اور سمجھ کو شریک کر کے اتفاق رائے تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مل کر کام کرنے کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ کسی مشترکہ منصوبہ پر مشترکہ کام کرنے کا عمل ہے۔

۲۔ تصفیہ کرنا (Compromise)

تصفیہ کا مطلب یہ ہے کہ متصادم فریقین اپنے اختلافات ختم کرنے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ رعایت کرتے ہیں۔ کچھ لو اور کچھ دو کی حکمت عملی اپنائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ عمل یا کام یا فیصلہ جو دو مخالف چیزوں کے درمیان ہو۔

NOT FOR SALE

۳۔ اِتفاقِ رائے (Consensus)

وہ رائے یا حالت جو تمام گروہ یا متصادم گروہوں کے مابین پیدا ہو جائے اِسے اتفاقِ رائے کہا جاتا ہے۔ یہ عمومی اور وسیع معاہدہ ہوتا ہے۔ یہ لفظ دراصل لاطینی زبان کا ''(Consensus)'' لفظ ہے، جس کے معنی ہے ''مل کر محسوس کرنا'' یا ''سب کا متفق ہونا''۔ اتفاقِ رائے کو اجتماعی رائے بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کسی گروہ یا گروہوں کا ایسا فیصلہ ہوتا ہے، جس میں کسی ایک کی رائے بھی مختلف نہ ہو۔

پاکستان میں قومی سطح پر تضادات کے پائیدار حل کیلئے مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اِتفاقِ رائے کے اُصولوں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر کراچی میں بدامنی اور لسانی تضادات کو ختم کرنے کیلئے وہاں کے متحارب فریقین کو مل کر کام کرنے پر مائل کرنا پڑے گا۔ اِس طرح اُن کے باہمی مفادات میں لچک کا مظاہرہ کرکے اپنے اپنے موقف سے پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ اگر حکومت اِس معاملے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنا چاہے تو تمام متعلقہ گروہوں اور فریقین کے درمیان اتفاقِ رائے پیدا کرنا پڑے گا۔ طاقت کے اِستعمال سے اِس تضاد کو وقتی یا ظاہری طور پر دبایا تو جاسکتا ہے لیکن پائیدار بنیادوں پر حل نہیں کیا جاسکتا۔ مشہور سیاسی مفکر جے روسو کا کہنا ہے کہ .Will...not force is the basis of state یعنی عوامی رضا۔۔۔ نہ کہ طاقت ریاست کی بنیاد ہوتی ہے۔

اس طرح بلوچستان اور وفاقی حکومت کے درمیان تصادم کو مستقل اور پائیدار بنیادوں پر حل کرنے کیلئے مذکورہ اُصولوں کو سوچنا ہوگا۔ جب فریقین مسئلے کی حل کیلئے مل کر کام نہیں کریں گے تو تضاد کیسے حل ہوگا۔ کچھ سودا بازی کا اُصول بھی کام میں لانا ہوگا۔ فریقین کو اپنے موقف میں لچک دکھانا ہوگی۔ تمام متعلقہ فریقین کو اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی تب کہیں جاکر مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان میں صوبوں اور مرکز کے درمیان بسا اوقات انتظامی اُمور اور مالیاتی اُمور وغیرہ پر تضاد کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دستور

NOT FOR SALE

۱۹۷۳ء میں اِس تضاد کو ختم کرنے کیلئے مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اِتفاقِ رائے کے اُصولوں کو بنیاد بنا کر آئینی اِداروں (قومی مالیاتی کمیشن، مشترکہ مفادات کی کونسل اور قومی اقتصادی کونسل وغیرہ) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

۱۔ اِختلافی سوچ اور فکر کی۔۔۔۔۔۔ ہر ایک کا حق ہے۔

۲۔ اِس وقت ملک میں علاقائیت کا۔۔۔۔۔۔ پایا جاتا ہے۔

۳۔ سیاسی جماعتیں قومی یکجہتی اور۔۔۔۔۔۔ کو فروغ دیتی ہے۔

۴۔ دستور 1973ء میں۔۔۔۔۔۔ اُمور کی فہرست کو ختم کیا گیا ہے۔

۵۔ پاکستان کی قومی اِسمبلی میں خواتین کو۔۔۔۔۔۔ خصوصی نشستیں دی گئی ہیں۔

2۔ درجہ ذیل سوالات کا موزوں جواب یعنی ا، ب، ج یا د منتخب کرکے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

۱۔ عالمی تاریخ میں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں ان میں جنگ کا ایک اہم سبب۔۔۔۔۔۔ بھی تھا۔ [ ]

(ا) تفریق (ب) طاقت (ج) عوام (د) حکومت

NOT FOR SALE

۲۔ حکومت میڈیا، مدرسہ اصلاحات اور نصاب وغیرہ کے ذریعے ---------- رجحانات کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔

ا۔ جمہوری ب۔ انتہا پسندانہ ج۔ مثبت د۔ پائیدار

۳۔ اس وقت بھی پاکستان میں نسلی ٹکراؤ اور ------- خطرناک حد تک موجود ہے۔

(ا) یکسانیت (ب) تضاد (ج) بغاوت (د) دولت

۴۔ پاکستان میں ایک معیاری سیاسی ------- کا فقدان ہے۔

(ا) ثقافت (ب) عدلیہ (ج) تعلیم (د) سکول

۵۔ افغانستان کے حالات نے پاکستان کا ------- چھین لیا ہے۔

(ا) زمین (ب) امن و سکون (ج) فوج (د) طاقت

کالم-الف	کالم-ب
مفاداتی	النسلی
کثیر	رویے
تہذیب و	گروہ
طبقاتی	فسادات
نسلی	ثقافت
امتیازی	جنگ

NOT FOR SALE

4۔ دیے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

۱۔ تضاد و تصادم تمام مسائل کا حل ہے۔	صحیح ـ غلط
۲۔ ثقافتوں کے درمیان تصادم ہوتے رہتے ہیں۔	صحیح ـ غلط
۳۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان مسائل گفت و شنید سے حل نہیں ہو سکتے۔	صحیح ـ غلط
۴۔ جنگوں سے مسائل کبھی بھی حل نہیں ہوتے۔	صحیح ـ غلط
۵۔ پاکستان میں عورت کا اعلیٰ سماجی مقام ہے۔	صحیح ـ غلط
۶۔ پاکستان میں ایک معیاری سیاسی ثقافت کا فقدان ہے۔	صحیح ـ غلط
۷۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کا ہر دو سال بعد اسلام آباد میں اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں۔	صحیح ـ غلط
۸۔ مشترکہ منصوبہ پر مل کر کام کرنا مشترکہ کام کرنے کا عمل ہے۔	صحیح ـ غلط

5۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

۱۔ پاکستان کس طرح کثیر القومی ملک ہے؟

۲۔ کن لوگوں کے ساتھ نامناسب رویے روا رکھے جاتے ہیں؟

۳۔ معاشی طبقاتی ٹکراؤ کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

۴۔ پاکستان میں تشدد کے عالمی وجوہات کیا ہیں؟

۵۔ سودابازی کی تعریف کریں۔

NOT FOR SALE